پروفیسر محمد اسلم

الواح الصنادید

گذشتہ دنوں میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ایک میٹنگ میں شرکت کی غرض سے اسلام آباد گیا تو وہاں جا کر معلوم ہوا کہ میٹنگ قدرے دیر سے شروع ہوگی اسلام آباد کا قبرستان یونیورسٹی سے قریب تھا۔ اس لئے میں وہاں چلا گیا۔ قبرستان میں داخل ہوتے ہی بائیں ہاتھ سب سے پہلی قبر مشہور شاعر شبیر حسن جوش کی ہے۔ ان کی قبر پر ایک تختی نصب ہے جس پر یہ عبارت مرقوم ہے

آخری آرام گاہ

مفکر عصر حضرت جوش ملیح آبادی مرحوم

اسی قبرستان کے پلاٹ نمبر ۴ کے کونے میں مشہور نقاد اور افسانہ نگار ممتاز شیریں محو خواب ابدی ہیں انہیں انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے پر بھی بڑی دسترس تھی۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ممتاز شیریں

زوجہ ڈاکٹر حمید شاہین

ولادت ۱۲ ستمبر ۱۹۲۴ء

مطابق ۱۲ صفر ۱۳۴۴ھ

وفات ۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء بروز اتوار

مطابق ۵ صفر ۱۳۹۳ھ

اسی قبرستان میں ایک بنگالی نژاد مورخ مطیع الرحمن بھی آسودہ خاک ہیں۔ ان کا انتقال

لندن میں ہوا تھا لیکن میت تدفین کے لئے اسلام آباد لائی گئی۔ ان کی قبر پر جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت منقوش ہے۔

مطیع الرحمٰن

ولادت احمد پور شرقیہ ۲۴-۳-۱

وفات لندن ۸۲-۲-۲۱

مرتضیٰ احمد خان میکش کا شمار بزرگ صحافیوں میں ہوتا ہے۔ تحریک آزادی میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ ان کی قبر لاہور میں گارڈن ٹاؤن کے قبرستان کے عین وسط میں ہے ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے۔

یا حی یا قیوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آ گئے ہیں اس میں عشق و محبت کے مست پھول

میکش نے جس زمین میں مدفن بنا لیا

مرتضیٰ احمد میکش مرحوم و مغفور

مدیر اعلیٰ روزنامہ احسان، شہباز، مغربی پاکستان، لمحائے پاکستان وغیرہ

لیکچرار شعبۂ صحافت

و ممبر ادارتی بورڈ شعبۂ معارف اسلامیہ اردو پنجاب یونیورسٹی

پیدائش جالندھر ۱۲ر مئی ۱۸۹۹ء جمعۃ المبارک

وفات لاہور ۲۷ر جولائی ۱۹۵۹ء جمعۃ المبارک

انا للہ و انا الیہ راجعون

اسی قبرستان کی شرقی دیوار سے ملحق ایک عجیب طرز کی چھتری کے نیچے مشہور فنکار

شاکر علی محو خواب ابدی ہیں۔ انہیں مصوری پر کامل دسترس تھی اور نیشنل آرٹس کالج لاہور میں پرنسپل کے منصب پر فائز تھے۔ ان کی ذاتی رہائش گاہ کو بھی ایک عجائب گھر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جہاں ان کے شاہکار بڑے قرینے کے ساتھ نمائش کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ان کی قبر کا کتبہ کشور ناہید نے لکھا تھا اور اس پر یہ عبارت درج ہے۔

چڑیوں، پھولوں اور چاند کا مصوّر

شاکر علی

۶ مارچ ۱۹۱۴ء کو رام پور کے افق پر طلوع ہوا۔ اور

۲۷ جنوری ۱۹۷۵ء کو لاہور کی سرزمین میں مدفون

یوسف سلیم چشتی مرحوم کو تقابل ادیان، اقبالیات، تصوف اور مثنوی معنوی پر بڑی دسترس تھی۔ صحابہ کرام سے انہیں عشق تھا۔ اور فضائل صحابہ کی محافل میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوا کرتے تھے۔ انہی محافل میں میرا اُن سے تعارف ہوا۔ ایک روز انہوں نے اس ناکارہ کے بارے میں ایک نظم لکھی اور میرے حوالے کی۔ وہ نظم تبرکاً درج ذیل ہے

سر بکف کون ہے اسلام کی خاطر اسلم؟ وقف ہے دین کے لئے کس کی زبان؟ کس کا قلم؟
کون صدیقؓ کی عظمت کا بیان کرتا ہے؟ کون فاروقؓ کی سطوت کو عیاں کرتا ہے؟
کون عثمانؓ کے احسانوں کے گن گاتا ہے؟ کون سرکارؓ کی چوکھٹ سے صلہ پاتا ہے؟
کون صدیقہؓ کی ہے مدح و ثنا میں مشغول؟ کس کی خدمت ہوئی اللہ کی نظروں میں مقبول؟
کس نے گاڑا ہے محمدؐ کے صحابہ کا علم؟ ہے سلیم انکا جواب ایک محمد اسلم؟

چشتی صاحب نے "تاریخ تصوف" کے عنوان سے ایک معرکہ آرا کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے قرنِ اوّل کے احسان اور آئمۂ تصوف کے افکار کا مروجہ تصوف کے ساتھ موازنہ کیا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ ہی گدی نشینوں اور مجاوروں میں کہرام مچ گیا اور اُن کے واہ دیلا سے متاثر ہو کر حکومت نے یہ کتاب

بحق سرکار ضبط کر لی چشتی صاحب نے کلام اقبال کی شرح لکھی ہے جس سے ان کے مطالعہ کی گہرائی کا اندازہ ہوتا ہے

چشتی صاحب کی قبر میانی صاحب میں آغا حشر کاشمیری اور سعادت حسن منٹو کی قبروں سے چند میٹر جانب شمال لب سڑک واقع ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا اللہ یا محمد

مرقد:۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی

تاریخ وفات

۱۱ر فروری ۱۹۸۴ء

۸ر جمادی الاول ۱۴۰۴ھ

حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ کے مزار پر انوار سے پانچ میٹر جانب جنوب مشرق ان کے نامور خلیفہ مولانا عبدالعزیز رح کی قبر ہے۔ ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے، اس پر یہ عبارت منقوش ہے۔

آخری آرام گاہ

شیخ طریقت و شریعت

حضرت اقدس الحاج مولانا عبدالعزیز نور اللہ مرقدہٗ خلیفہ مجاز ابدال وقت مولانا احمد علی رحمتہ اللہ علیہ لاہوری

تاریخ وصال ۱۵ر مئی ۱۹۷۲ء

مطابق یکم ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ بروز پیر
بحالت نماز ظہر۔

ابوسعید انور کا شمار تحریک آزادی کے مجاہدین کی صف اول میں ہوتا ہے۔ ان کی قبر میانی صاحب میں بہاولپور روڈ پر یوسف سلیم چشتی کی قبر سے بمشکل دس گیارہ میٹر جانب شمال واقع ہے۔ ابوسعید انور کا ذکر پہلے الواح الصنادید میں آچکا ہے، لیکن اس وقت ان کے مزار پر لوح نصب نہ تھی، اب لوح نصب ہو چکی ہے اور اس پر یہ عبارت درج ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ سن وفات مورخہ ۵ اگست ۱۹۸۴ء

جناب ابوسعید انور برد اللہ مرقدہٗ

وہ مرد درویش اور قلندر / وہ پیکر محبت و ہنر ور
ابوسعید اس کی کنیت خاص / اور اس کا اسم گرامی انور
تڑپ تھی اس کی فلاح ملت / غم وطن میں گھلا وہ اکثر
سراپا ایثار و نقش و عبرت / خطیب نغمہ سرا سخنور
وہ اس کی معصوم بھولی صورت / وہ اس کی سیرت نمونہ یکسر
گذر گیا اس جہاں سے افسوس / پس شب غم سحر دکھا کر

قمر میرٹھی کا شمار لاہور کے ممتاز شعراء میں ہوتا ہے۔ میں نے انہیں احسان دانش، زیب غوری اور کلیم عثمانی کے ساتھ خواجہ محمد شفیع دہلوی کے ہاں مشاعروں میں اکثر دیکھا ہے۔ ان کا مجموعہ کلام "شمس و قمر" کے عنوان سے طبع ہو چکا ہے۔ ان کی قبر میانی صاحب کے اس خطے میں ہے جس میں نواب فخر یار جنگ اور ساغر صدیقی کی قبریں ہیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ طویل عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈاکٹر قمر الدین احمد قمر میرٹھی مرحوم

خلف الرشید شمس الدین احمد شمس وارثی میرٹھی مرحوم
تاریخ وفات ۳۱ دسمبر ۱۹۷۷ء بمطابق ۱۹ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ
بروز ہفتہ بوقت ۹½ بجے شب بروز شنبہ[1]
بمقام سیالکوٹ وارڈ میڈیکل میو ہسپتال لاہور

جان عالم خسوف القمر میرٹھی
۱۹۷۷ عیسوی

قطعہ تاریخ انتقال ۱۹۷۷ء　　زاد ظلال جناب ڈاکٹر قمر الدین احمد دہلوی

۱۹۷۷　　۱۳۹۸ ہجری
قمر میرٹھی قیام حال لاہور پاکستان آہ
۱۹۷۷
آن سوگوار ابن الشمس آفتاب میرٹھی
۱۹۷۷

لے گئی چھین کر اجل آخر　　دے گئی آج دل کو داغ قمر
ڈھونڈتا آفتاب ہے لیکن　　نہیں ملتا کہیں سراغ قمر
کل میں روتا تھا شمس قبلہ کو　　اب رلائیگا مجھکو داغ قمر
اہل فن، فن سے زندہ رہتے ہیں　　اب بھی تابندہ ہے چراغ قمر
کس قدر ہیں سرور زا اشعار　　ہر غزل ہے سے ایاغ قمر
شنبہ انیسویں محرم کی　　بن گئی دل پہ ہائے داغ قمر
غم ہے میرا تیرا ہے سال وصال　　کیا کرشمہ ہے یہ فراغ قمر
عمر بھر دل سے مٹ نہیں سکتا　　نقش ہے آہ آہ داغ قمر

منجانب۔ ضیاء الدین احمد قیصر خلف الرشید ڈاکٹر قمر میرٹھی مرحوم ۱۳۹۸ھ
۲- بیڈن روڈ لاہور

[1] اس فقرے میں پہلے بروز ہفتہ اور آخر میں بروز شنبہ عجب معلوم ہوتا ہے۔

قبرستان میانی صاحب میں "اماں جی شاہدرہ والی" کی مشہور درگاہ سے اندازاً چھ میٹر جانب شمال مشہور ادیب اور شاعر یوسف کامراں کی آخری آرام گاہ ہے۔ مرحوم مشہور ادیبہ اور شاعرہ کشور ناہید کے خاوند تھے۔ اُن کا مجموعۂ کلام ،، سفر تمام ہوا " اور " اکیلے سفر کا اکیلا مسافر" کے عنوانات سے طبع ہو چکا ہے۔ اُن کے لوحِ مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :۔

تجلیٔ خوبروئی مجسم

یوسف کامران

طلوع ۹ر اکتوبر ۱۹۳۸ء لاہور

غروب ۹ر مارچ ۱۹۸۴ء سعودی عرب

کلبہ آرام جان

شہر کشور سے چاہ کنعان تک　　کس قدر فاصلہ ہے یہ تو بتا

کتنا ویراں ہے تیرا مسکن عشق　　میرے یوسف پلٹ کے دیکھ ذرا

گلبرگ لاہور کے بڑے قبرستان میں ریلوے لائن سے قریب مشہور ماہر قانون اور ادیب جناب جسٹس ایس اے رحمٰن محو خواب ابدی ہیں، اِن کے مداحوں نے ان کی خدمت میں "نذیر رحمٰن" سے ایک ارمغان علمی پیش کیا تھا۔ مرحوم نے اس پر "نذر اسلم" لکھ کر مجھے مرحمت فرمایا۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے۔

یا اللہ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا محمد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرقد　　چیف جسٹس

ایس اے رحمٰن

تاریخ پیدائش ۴؍جون ۱۹۰۲ء

تاریخ وفات ۱۱؍فروری ۱۹۷۹ء

مطابق ۱۳؍ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

جناب حکیم حبیب اشعر دہلوی کا شمارہ لاہور کے نامور اطبا، اور ادبا میں ہوتا تھا۔ انہیں عربی سے اُردو میں ترجمہ کرنے پر بڑی مہارت تھی۔ چنانچہ انہوں نے مشہور عرب ادیب المنفلوطی کی متعدد تصانیف کو اُردو کا جامہ پہنایا۔ اُن کی بیشتر تصانیف اور تراجم آئینہ ادب لاہور سے طبع ہو چکے ہیں۔ راقم کو ان سے ملنے اور ان کی نماز جنازہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے

اشعر صاحب کی قبر جناب ایس اے رحمٰن کی قبر سے جانب شمال مغرب اندازاً بیس بائیس میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ان کے سنگ مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے

۷۸۶

مزار مبارک

حکیم حبیب اشعر دہلوی

خلف الرشید حکیم نواب قاسم جان مرحوم

قادر الکلام شاعر بے مثل ادیب نکتہ رس طبیب اور خاندان شریفی کے چشم و چراغ۔

یکم جنوری ۱۹۱۹ء میں دہلی میں پیدا ہوئے

۴؍جون ۱۹۷۱ء میں لاہور میں انتقال ہوا۔

اشعر نکتہ دان شعور افروز

۱۹۱۹ء

خاک اشعر بزمین عالی وقار ۱۹۱۹ء تاریخ پیدائش

کاخ اشعر بر فلک نوری مقام ۱۹۷۱ء تاریخ وفات جمال سویدا

اشعر مرحوم کی قبر سے جنوب میں جانب مشرق اُن کے ہم جد اور نامور طبیب خباب حکیم جمیل خاں محو خواب ابدی ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد موصوف دہلی سے لاہور چلے آئے تھے۔ اور یہیں انہوں نے دواخانہ حکیم اجمل خاں کے نام سے مطب شروع کیا۔ اب اس دواخانہ کی شاخیں ملک کے طول وعرض میں قایم ہو چکی ہیں۔ ان کے فرزند ارجمند حکیم جمال جی سویدا لاہور کے مطب کی نگرانی فرماتے ہیں۔ حکیم جمیل خاں مرحوم کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے۔

۷۸۶

مزار مبارک

مسیح الملک حکیم جمیل خاں

خلف الرشید

مسیح الملک حافظ حکیم محمد اجمل خان مرحوم

اپنے وقت کے جید طبیب اور خاندان شریفی کے آخری بزرگ

۱۶ر جنوری ۱۸۹۸ء میں شریف منزل دہلی میں پیدا ہوئے

۲۴ر ستمبر ۱۹۷۰ء لاہور میں بعارضہ فالج انتقال ہوا۔

افق هذا قمت

مفکر محقق بصیر و عقیل

طبیب یگانہ محمد جمیل

۱۳۹۰ھ جمال سویدا